

صرف اس لئے اسے روکا ہے نہ آپ
حضرت سید محمد طہر علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی خدمت میں اس کی سفارش کر سکیں۔
حضرت سید محمد طہر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا اگر مردی صاحب یہ کہے تو کہہ دو
بامر نہ جانے تو چہرہ بھی اسی کے ساتھ
جو شریف ہے جائیں۔ اس پر حضرت طہر
الشیخ اذلی رحمہ اللہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے پاس تشریف لائے اور
اپنے ساتھ تباہی کے زبوں کا ٹھکانہ
شکایت کرنے والے سے دو حجابات
ساق اور دو حجابات بنائی مطلقاً بائیں
سنے کی طرف راہی پائے۔ اگر تہ تیغ
بائیں نہیں سوز گئے تو کام کرنے کی طاقت
نہیں پڑے گی۔ یہیں تک کہ ہوں کہ

تلخ باتیں سنو

تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ بے عزت کی باؤ
تلخ۔ تین سونے کی بے عزت کی کڑی
قبضہ ختم آئے۔ دکن اپنے آپ ہوا اور
اور متعلق نہیں۔ تم یہ سمجھو کہ سننے سے ظلم کی
سے جس کی دوسرے کچھ بے عزت ہے۔ میں
آئندہ ایسا نہیں کروں گا میری طبیعت پر
سب سے بڑا اثر اپنی بیخ ڈالنے سے سنت
میں تھمت ہوں کہ مجھ کو سے بہت ناخوش
پہنچا ہے۔ مثلاً

اسلامی شار

ہیں۔ آج کل اسلامی شار اختیار کرنے
کے لئے حد سے کام لینا پڑے یہ
زادہ ایسا ہے جس میں اسلام کی کوئی بھی
چیز باقی نہیں رہی۔ اسم مستقر صحت
الاسلام الاسلامیہ اسلام صرف
نام کا وہ کلیہ ہے کہ اگر کوئی کوہیت ہے
دیکھو کہ تو کچھ گئے دیکھو وہ انگریز
عزت ہے لیکن اپنے سزور دیکھو لاہور
بکری عزت یا چاہے بولے دار بھی متلاواں
جانی ہوگی۔ قبر سے انگریز نہیں مرنے
تو مزے انگریز سے ہولے جو تھے کسی
کے سر پر چڑھانے میں ہوگی۔ تیسرے سولہ ہینا
جو کا عمر میں سن دسویں تک میں انگریزین
مزدور میں سولہ دار میں کا مقابلہ کرنا
قبضہ متکو معلوم ہوتا ہے کہیں

یہ ہی متا ہے ہی

چراغوں کے لئے گاہ کہہ رہے ہیں۔
اور اس میں بہت پیدا کرتے ہیں حضرت
سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
صحت زیادہ کرتے تھے۔ لہذا میں دھڑکتا
کا یہ طریقہ بڑا تھا کہ آپ ایک جھڑکا
ختم کر لیتے۔ یہیں میں میں بھی لڑی
منکر تھا جس طرح جھک کے زچاں
کو چھوگا کہ میں معلوم ہو کہ ہے۔ مجھے بھی
معلوم ہوا ہے کہ تم کھلتے تمہارے نہیں
کے ہیں۔ ایک دفعہ نابا عجز کا ہوا تھا

میں کپڑے ہیں کپڑا ہر نکلا

میں کپڑے ہیں کپڑا ہر نکلا
میں جو کہہ کر تھا اس کا ایک روزہ ہر آدمی
میں کھنک تھا اور ایک ماہ میں کپڑے ہوں کہ
بآدمہ میں پھیلا۔ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ
والسلام بھی گھر سے نکلے۔ اور اس روزہ
میں پہنچے۔ جسے بھی اسی روزہ سے
گھر نہ تھا۔ اور آپ بھی اسی روزہ سے
گھر سے۔ میں نے ڈیڑھی سو فی سہائی۔ اور
صرف اس دن ہی نہیں بلکہ مجھ سے پہنچا جلا
آتا تھا۔ لیکن آپ مجھے کہہ کر کہا صدمہ کے
دن میں ڈیڑھی یا ہفتہ ہر گز سادہ تھا کسی کو
پر اس کا یہ اثر ہوا کہ اسی وقت میں
گھبرا کر کسی سے کپڑا مانگ کر بگڑی یا ہفتہ۔
اور اس دن کے بعد کبھی میرے سے ڈیڑھی نہیں
ہیں۔

ایک دفعہ آپ فرماتے تھے

ہمارے خاندان کا یہ طریق ہے
کہ جب چہ کوئی باہر نکلتا ہے تو کوٹ
میں کر نکلتا ہے اور سوئی ہاتھ میں رکھتا
ہے۔ اس لئے تم بھی جیسا باہر نکلو تو کوٹ
میں کر نکلو۔ اور سوئی ہاتھ میں کر نکلو۔
اور جب کہ وٹ سے کہ سوار اور کوٹ نکلتا
ہاں وہ۔ میں نے یہ بات آپ سے سنی۔ اور
اسی دن سے یہ عمل کرنا شروع کر دیا۔
ایک دن شام میں اعمال میں پھنس گیا
حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مجھ سے وجہ
میاں تم گھر سے نکلتے ہو تو کوٹ میں کراؤ
ہاتھ میں سوئی پھر نکلتے ہو اس کا کیا وجہ
ہے۔ میں نے بتایا کہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے فرمایا تھا کہ ہمارے خاندان
کا یہ طریقہ تھا کہ کبھی بھی اس کے افراد گھر
سے باہر نکلتے تھے تو کوٹ میں کر نکلتے تھے
اور

ہاتھ میں سوئی ہیکر نکلتے تھے

اور اگر گھر سے کہ سوار کا مدمتو تو
پڑا ہاں تھے تھے۔ اس لئے میں بھی ایسا
کرتا ہوں۔ یہ تو بھی بات ہے۔ گھر سے
کہ سوار سے ہونو پیٹ پڑا ہو جاتا
ہے۔ اور اگر پٹا ہاں وہاں سے تو پیٹ
ٹوٹتا نہیں حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے بعد جو تحصیلدار ہمارے نام تھا
شولہ پڑھانے کے لئے آیا ان دنوں

سہرا کی حکام

جب تادیب آتے تو فرماں نظام الدین صاحب
کے پاس لے کر آتے۔ اس سے مجھے وہاں
خواجہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس میں
پڑا تھا اس لئے ادب کہ وہ رہے دستا
دوسری طرف۔ میں سے چہا بھی میں دیکھا پھر
میرا وہ خاندان بھیجا حضرت طہر علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا۔ اس روگ میں چہا
جلو۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے وہاں کہ

وہ سے میں نے خیال کیا کہ جلدی آجائیں
۳۔ مری جو قہ اندر تھی۔ میں جو تھی ہوں کہ
کے روزانہ سے آج آیا میری سبب حال
تھی کہ جب میں اندر گیا تو آپ نے ان دنوں
سے جوائن کی مجلس میں موجود تھے۔ زریا۔
دیکھو۔ یہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے ہونے کوٹ میں کہ اور
ہاتھ میں سوئی کے ہاتھ سے آئے۔ اس
بات کی تصدیق کرنے کے لئے تمام لوگ
وردہ اندول پر کھڑے ہوئے اور ہر کسی
طرف سے آیا۔ اسی دن آواز آئی ہے
کھی کو شرمندہ کیا گیا جو جب میں اس میں آیا
تو

حضرت خلیفۃ المسیح اول نے فرمایا

میاں تم نے مجھے بہت شرمندہ کیا جس
نے سب لوگوں سے یہ کہا تھا کہ دیکھو یہ
حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات پر
عمل کرنے کا سادہ روٹ ہیں کہ ہر ایک کے
گاہ۔ اسے میں کیا دیکھتا ہوں کہ تو ہر آدمی
کچھ میں سے کہا۔ میں نے آپ کے ادب
کی وجہ سے یہ چاہا تھا کہ جلدی جاؤں۔
اس لئے بغیر کوٹ لینے اور سوئی ہاتھ میں
لے کر باہر نکلا تھا۔ یہ واقعہ شرمناک اور
نہیں اس وقت پیکار یا پہن شروع کر
دی تھی۔ لیکن حضرت سید محمد علیہ
السلام کے اولاد میں سے بعض نے
ٹوپیاں پہنی شروع کر دی ہیں۔ جس نے

مکشاٹیاں لگانا شروع کر دی ہیں

اور بعض دارعبیان بندواتے ہیں ماڑ
آپس میں جس ہی نہیں کہ وہ کیا کر رہے
ہیں۔ اس وقت ان کے باپ دادا کی
عزت کا سوال تھا۔ انہیں ماسے تھا کہ
وہ خاندانی روایات کو قائم رکھتے۔
اور اپنے باپ دادا کے اچھے نمونہ
کو قائم رکھتے۔ لیکن انہوں نے اس
طرف کوئی توجہ نہیں کی۔

حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
زمانہ میں ایک دفعہ مجھے کہیں سے ایک
رہنمائی۔ اور میں نے ایک کوٹ ادا کیا
پتلون سلوا کا شمار ایک ٹاٹھی
خرید لی اس لباس میں میں نے ایک
نقدی بھی کھنڈائی۔ یہ کوٹ اور پتلون
۲۔ ہم دن میں بھی تھم کر انہیں حول دیا۔
یہ وہ وقت ہے جب گورداسپور میں
کرم میں مجلس والا سفر ہو چلا ہاتھا۔
۳۔ اور اتنا نسخ پڑھنے کی وجہ سے
حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میں
رہنا شروع کر دیا۔ ہمارے قیام کے لئے
مہال ایک مکان سے لیا گیا تھا جس کے
مہال میں وہیں آجائے تھے اس کا نام
میں بہت کم تھا کہ تھے ان دنوں ہمارے
ایک احمدی دوست تھا وہاں وہاں صاحب
تھے جو غالباً وہاں رہتے تھے اور

مراہ آباد کے رستے والے تھے وہ ان دنوں
سنے احمدی ہوئے تھے۔ اور دنیا نکلا سے
کرائے تھے۔ اس مقدمہ پر وہ جو ہر آدمی
آئے تھے شامت اعمال کی وجہ سے
ٹائی لگائی ہوئی تھی اور غالباً سواٹ بھی پہنا
پڑا تھا حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ
والسلام مجلس میں بیٹے بائیں کر رہے تھے

صوبیدار سید محمد ایوب صاحب

نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور ایک طرف
لے جا کر کہا میں تم یہاں آئے ہیں تو میری
کھینچنے کے لئے آئے ہیں اور جو کچھ یہاں
دیکھتے ہیں تم سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام کا اصل
روزہ ہے۔ ہمارے مولوی بنا کر کرتے
تھے کہ انگریزوں کی نقل کرنا کرتے ہیں۔ مگر
معلوم ہوتا ہے کہ یہ کٹر نہیں آپ نے ٹائی
پائیں ہوتی ہے تو میں تمہیں انہوں کی شروع کر
دون گا اس لئے میرے کہ یہ ٹائی باہمی آباد
کر مجھے دے دو جیسا کہ میں نے اپنی ٹائی
انہیں دے دی اور انہوں نے وہیں پہناؤ
کر پڑے پھینک دی۔

دوبلی اور آخری ٹائی تھی

جو میں نے پہنی اس طرح ایک دن انہوں نے
بڑی سختی سے کام لیا ساری والدہ دہلی کے اپنے
مال میں بھی اور لڑکی کی تہذیب میں بہت
فرق ہے۔ بولی میں خود باہمی ہو گیا کہ اگر
کوئی بات کہے تو آپ کے کسی بھی طرح
ٹھک اسے ٹھکر کو آپ کے کا جھٹکا
ڈر کر کے گا خدا آپ اور ڈر کر دی سے
آئے۔ لیکن وہی کی تہذیب یہ کسی کو تہذیب
رشتہ داروں کو تم کہتے تھے اور میراں
ہوئی بھی ایک دوسرے کو تم کہتے تھے
عماری والدہ بھی جو خود دہلی کی رہنے والی
تھی اس لئے ہمیں بھی ایک دوسرے کو
تم کہنے کی عادت پڑ گئی ایک دن حضرت
سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میں
بیٹھے ہوئے تھے کہ میں نے کہا کہ میری
یہ بات سن لو

جب مجلس ختم ہوئی

تو صوبیدار سید محمد ایوب صاحب مجھے ایک
طرف لے گئے۔ اور کچھ لے حضرت
سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ
کے قہ الدہ میں سیر سے میری انگریز
نے آئندہ ان کے لئے تمہارے سزے
تم کا نطفہ سلا۔ تو تمہارے کچھ اور
دنوں کا جیروا سبق تھا جو مجھے دیا گیا
اور میں نے قرآن کی بجائے آپ نے کہا فرم
کہو یا بیٹی تو فریب میں نے آپ کو ہڈی
یوں معلوم ہوا۔ جیسے میں نے کسی کو گالی
دی ہے۔ لیکن آستہ آستہ اس کی عادت
پڑ گئی۔ میں اب ہر احمدی صاحب ذرا چومنے
تھے۔ وہ حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو دیکھتے تھے کہ یہ بائیں بائیں

مگر میرے لئے مصلحت تو ان سے بھی زیادہ مفید ثابت ہوئی۔

اب میں دیکھتا ہوں

کہ ہمارے خاندان کے بعض لوگوں کی وارثتیں قریب مندری ہوئی ہوتی ہیں اور سوتے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں ان کی وصیاء وراثہ نہیں کھینا جاتے آخر میرا سے نزدیک حضرت سید محمد سعید مدظلہ العالیہ السلام کی عزت زیادہ سے یا ان کی نسل کی عزت زیادہ سے اگر تم تک میرا بھائی میرا بھائی صاحب جس میں بہت نہیں تو کہ از کم جب انہیں ایک کرتے دیکھو تو ان سے مزید بھلاؤ کہو کہ تم حضرت سید محمد علیہ العالیہ السلام کا وہ دوست ہوئے

ہمارے سامنے راہنمونہ پیش کرتے ہو اور دیکھتے ہیں جادو ہاں تک کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ میں اپنے اندر بہت امید رکھتا ہوں کہ دوسرے پر عملی اظہار کرتے تو میرا تم بھی اصلاح کرو گے جب میں کوئی نہیں تھا تو وہاں انہیں توفیق ملی کہ ایک دعوت تھی ان میں ایک احمدی بھی تھے جن کی وارثت مندری ہوئی تھی۔ اب ہو، وہ نائنڈہ بن کر رہا آتے رہتے ہیں ہمارا ایک وارثی ہمارے تھے۔ وہ وارثی ہمارے انہیں نہیں کہتے تھے یہ ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ خواہ آپ کو بھی ملے جائے خواہ میرا نائنڈہ شکر ہاں رہے میرا عرض تھا۔

پہلے احمدیوں کی اور ہاں ہاں تھی اب اور ہے۔ اب آخر وارثیاں نہیں رہیں جن سے تھیں میرا ہے لگوں تو ارباب ہوتے ہیں۔ میں بھی اپنی اولاد کو بڑا بھلا رکھتا ہوں۔ لیکن دوسرے کے سزا سے کس گرفت آتی ہے۔ میں نے اسے کہا اور سب مسلمانوں کے مقابل میں یہی ہے اب میں وارثی رکھنے والوں کی نسبت زیادہ ہے۔ ہمارے وہاں احمدیوں میں سے اگر ایک کہہ وارثی نہیں ہوتی تو آپ کے دس آدمیوں میں سے صرف ایک کہ وارثی ہوتی ہے۔ اس سے کہا ہاں نہیں نہ کہ اب بھی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ آخر وارثی رکھنے میں کیا فرق ہے۔ ہمارا وارثی نہ رکھتے ہیں یا نائنڈہ سے وارثی رکھنے میں مشکل ہی کیلئے تم بنا کہ وارثی مندری اے تم کیا فرم ہے۔ یا کہ اگر کسی سے ملے میں کیا تمہارے آج میرے میں تمہیں ہر مسلمانوں ہمارا بھلاؤں سے کہ اگر کوئی خاندان تمہیں معلوم ہوتے تھے۔ ہمارے ہاں روزانہ کوئی باقی نہیں رہتا۔

پہلے باہمی دفع ہے

کہ اگر نہیں کوئی بنا کر مل جائے۔ تو مجھے سزا میں اس پر عمل کرو یا نہ کرو۔ کم از کم میرا مانع تو دشمن ہونا ہے۔ گاجو یہ نہیں اصل ہی ہے اس لئے تم سزا کو وارثی مندری یا کہ اگر کسی سے ملے میں کیا فائدہ ہے۔ میں اب تقریر لغوی دیر کے لئے بند کر دیتا ہوں اگر تمہاری نظریں وارثی مندری سے لگا کر فی فائدہ ہوتے ہیں۔

اس قدر بھلاؤں سے لغوی دیر کے لئے جواب کا انتظار کیا تو ایک نوجوان نے کہا کہ وارثی رکھی جائے تو میرا نہیں آتی جھنڈو نے فرمایا اس کے لئے یہ میں کہ لغوی دیر میں کریم ملے اندھیرا اس آیت کے صحابہ نے فرمایا کے مریض تھے اس پر وہ بھی ترمذی ہو کر ظاہر نہیں ہو گیا۔ حضور نے سلسلہ تقریر جاری رکھے ہوئے فرمایا۔ بات یہ ہے کہ اس حوالی میں ڈھیر دیر میں کریم ملے اللہ علیہ السلام کا وہ ادب اور میں نہیں رہا جو پہلے تھا۔ اگر تم وارثی رکھو گے تو کیا ہوگا۔ صرف یہی کہ لوگ تم پر نہیں گئے اب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ کوہ تم پر نہیں ہے۔ یہاں سے انہیں آثار ہوتے ہیں تم سے انہیں اندر کیا سب ہوتے ہاں کا سارا رنگ پیدا کرو۔ زیادہ سے زیادہ میں بھلاؤں تمہیں تسلیم افرودنے نہیں گئے اور لکھنے گئے اس پر حضور نے سر شکر ہاں لگو گئے وہ میں تو تسلیم کو جہنم نے وارثی رکھی ہوتی ہے۔ سب سے بھلاؤں کے اور ان سے دیرا نہ کہہ کہ ہمارا سات پشت تک کسی نے وارثی رکھی ہے۔ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ اس پر حضور نے تمام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ تمہیں سزا نہیں آتی۔ ایک بھلاؤں سے آوری وارثی رکھتا ہے۔ لیکن تم وارثی نہیں رکھتے۔ وہ جتنا ہے کہ میں اب مسلمان ہونگیا ہوں۔ اس لئے

میں وارثی رکھوں گا

لیکن نہیں کچھ احساس نہیں رہتا پہلے انگریزوں نے وارثی مندری شروع کی تھی۔ ان میں سے بشیر احمد اجروڈ جو اب ہمارے مبلغ ہیں مسلمان ہوئے اور انہوں نے وارثی رکھی میرے کزنے کے وارثی کے بالقریب یہ ہیں لیکن بشیر احمد آج وارثی کے مال بھروسے میں امدادیں معلوم ہوتا ہے گویا کھلی کے لئے مال آنا نہ کرنا دیتے گئے ہیں لیکن وہ وارثی رکھتے ہیں۔ پھر انہیں انگریزوں میں لگتی ہے۔ انگریزوں کے ہاں کوٹ شہب ہوتی ہے اور اس کے بے پروہہ کہتے ہیں مگر یہ ناکارہ ہیں ہوتا۔ ہم نے لوگ کے والد سے کہنا

کہ اب یہ رسم ختم کرو۔ تو انہوں نے کہ بہت اچھا۔ وہ خاندانی آدمی تھے محدث کی فرمایا کی وجہ سے انہوں نے ملازمت چھوڑ دی ہے۔ اور اب ایک فلام لیا ہوا ہے اس سے بھی کافی آمد ہے۔ انہوں نے بڑی سادگی سے کہا اچھا کوٹ شہب نہیں ہونگا۔ ہم نے کہا کہ اگر وہ باہر ہوتی تھے تو اس سے ملنے ہوا نہیں ہوگا۔ ان کے ہاں کھسکی کے جھڑیاں، بھری والے لفظ بھی ہو سکتے ہیں۔ جے جب یہ بھرا آتی کہ انہوں نے کوٹ شہب کی اجازت نہیں دی تو میں نے خیال کیا انہیں ایک نئی کی تو میں نے۔ اب دوسری نئی کی میں تو میں نے۔ اب

میں نے ان کا نوٹ دیکھا

میں نے ان کا نوٹ دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کی اپنے داماد سے ہی بڑی وارثی سے ساری طرح آمدہ لوگ وارثی رکھنے لگے۔ باقی گھر میں سب سے ایک آدمی نے وارثی رکھی ہوئی ہوتی ہے۔ نوجوانوں کو سب زیادہ سزا دینا چاہئے کہ تمہیں میں بڑھنے کا سے اس کی بھی وارثی تھی۔ سزا میں لوگوں کے اندر بڑی کا احساس ہوتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ وہ دوسروں کی کیوں نقل کریں۔ وہ دوسروں کی بنا کر یہ لہ نہیں کرتے ہیں تم پر اسلامی احکام پر عمل کرنا زیادہ واجب ہے۔

تمہیں اپنے اندر

پر جرات پھیلا کر فی چاہئے

کہ لوگ کہیں کہ تم میں غلامی فرما جاوے۔ اہم اسے برداشت کرو اور پھر اپنی اصلاح کا کوشش کرو۔ جب کوئی اپنی اصلاح کرنے کا نوازہ ہی ہوتی ہے کہ وہ دوسرے کی بھی اصلاح کرے گا۔ جب تک تم میں دوا لگتی پیدا نہیں ہوتی تم کا سبب کیے ہوئے ہو۔ دوا لگنے کے بغیر کامیاب نہیں ہوا کرتی۔

انبیاء کی جماعتوں کو دیکھ لو

لوگ انہیں وارثی لہا کرتے ہیں۔ لیکن کیا وہ دیوانے ہوتے ہیں۔ پھر کیا وہ بے کھسکت ہوتی علیہ السلام کی حاجت کو دوا نہ کیا گیا۔ حضرت سید علیہ السلام کے سامنے ہاں کی دوا نہ کیا گیا۔ ایسا کیوں ہوا بعض اسی لئے کہ وہ سوسائٹی کی بات نہیں بلکہ نئے لوگ جہاں چلتے ہیں کہ

آخر کیا بات ہے

کہ انہوں نے اپنی شکل بنالی ہے۔ اور سزا کو کی بات نہیں مانتے۔ لہذا وہ دوا لگنا کار ہے۔ نجان کہ ہم میں ان کی بیعت کا خیال آتا ہے کہ وہ کہتے ہیں یہ رسول میں کتا

ہے کہ تم انہاں کیوں نہ خرچ کرو۔ لہذا اسے اٹھائیں اسے دخل دینے کا کیا ضرورت ہے۔ ہمارا انہاں سے جس طرح ہم باہر اسے استعمال کریں۔ مثلاً سو دے۔ یہ کہتا ہے سو نہ کیا کرو۔ لہذا اس کی یہ بات ہم مان سکتے ہیں۔ ہمارا مال ہے جسے چاہیں دیا اور جس طرح چاہیں دیں۔ اس کا مذہب سے ایسا دے سکتے ہیں۔ لیکن کیا تمہارے نہ دیکھ ان کی کہ وہ دل ٹھیک سے یہ چیزیں انہیں عجیب لغوی لفظیں والی کھی کا اور دینے والا کوئی۔ رسول کو اس میں

دخل دینے کی کیا ضرورت ہے

ہم یقیناً دوا نہ دے سکتے ہیں۔ اور ان کو صرف دینے ہی جتنیں لوگ دوا نہ دینے کے نئے نئے پائی بیعت دینا لگے بغیر کوئی رقم حیات نہیں سکتی۔ تمہاری سہو کے جو۔ اب تم وارثی تو کیا لغوی بھی منڈاؤ۔ لوگوں سے لے کر ہاں تک انگریزوں میں جاؤ۔ پھر کئی بھاری مخالفت ضرور ہوگی۔ اگر نہیں اپنی مخالفت کا ڈر لھا تو یہ مصیبت کو بھری۔ یہ تمہیں جو مصیبت ہوتی ہے اس لئے سب سے بھلا ہے کہ اسلام کی حکومت قائم ہو جائے۔ ہم یہ عمل ہی نہیں لیکن اسلام سے سب سے بہتر ہم اسلام کی حکومت ضرور قائم کریں گے۔ یہ سارے صحابہ میں اس لئے ہوا کہ شکر ہے یہی کہ

اسلام کو ہم نے غالب کرنا ہے

اب تم ہی بناؤ کہ ہمارے اس دعوے میں کیا سبب پائی پائی باقی ہے کیا تم کوئی ایسا پائی پائی ہوتی ہے جس کی دہ سے تم دنیا میں اسلام کو غالب کر کے ہو۔ آخر وہ کون سی چیز ہے جس سے لوگ جیتتے ہیں۔ مثلاً تعداد ہے۔ تعداد بڑھنے کے ساتھ ہی تو میں جیتا کرتی ہیں۔ لیکن ہمارا کئی تعداد ہے۔ اور اس میں سب سے بھلا ہے تعداد بڑھ رہی ہے۔ الغرض میں شاخ ہوتا ہے کہ خدا کا لئے کے فضل سے اس نے ۲۰۰ افراد سلسلہ امر میں داخل ہونے کے شکر یہ خدا کا فضل ہے۔ لیکن کیا اس فضل سے تم حیات جاؤ گے اگر ایک ماہ میں۔ ۲۰۰ افراد ہوں تو

اس کا مطلب یہ ہوگا

کہ سال بھر صرف ۲۶۰۰ آدمی ہوں گے۔ دس سال میں ۲۶۰۰۰ آدمی ہوں گے۔ اور ایک ہزار سال میں صرف ۲۶۰۰۰۰ آدمی ہوں گے۔ لیکن ہزار سال تک کوئی رقم نہ لگائی ہے۔ کیا حضرت سید علیہ السلام کی قوم ہزار سال تک زندہ رہی ہے۔ کیا حضرت سید علیہ السلام کی قوم ہزار سال تک زندہ رہی ہے۔ کیا تمہارا کوئی خود گھر ہوگا۔ خود گھر لہذا اللہ کی رحمت ہے ہزار سال تک۔ یہ وہ ہے جس کا مطلب ہے کہ اس عرصہ میں کوئی اور ماہر میں ملتا آتا ہے جتنے کہ صرف یہی سبب دیا ہوتی ہیں اور اگر امت ارتقا ہی ہوتی تو ارادہ لاد کو کھلا کر سہ سال بعد پانچ لاکھ آدمی ہوا گئے اس تعداد کے

ساتھ تہذیب میں کیے کا سیاب ہو سکتے ہو بلکہ دنیاوی فروع کرنے کے لئے وہ پیر کے ضرورت ہے۔ لیکن تمہارے پاس اور میر نہیں کو کافی کا ایک جتنے تہذیبی سبب ماننا اور فریضہ کے لئے اس کو فروع سے لے کر ضرورت سے جیتنے کے لئے لاکھ کے لئے بقا کا ضرورت ہے جیتنے کے لئے لاکھ کے لئے ضرورت ہے۔ جیتنے کے لئے

عقل اور علم کی ضرورت

اور ان میں سے کوئی بھی چیز تمہارے پاس نہیں ہاں ایک اور چیز ہے جس سے تم حیرت سکتے ہو سارہ روزہ دیا اٹگی ہے۔ لیکن وہ بھی ایام تم ہی پیدا نہیں ہوتی۔ عقل کی جتنے سے غالب آتا ہے تو جتنے پیدا کر دیکھی جتنے تمہارے پاس نہیں ہے۔ صرف لاکھوں کی آبادی جلا لاکھ کی ہے اور تہذیبی تہذیبی تہذیبی تہذیبی لاکھ ہے۔ آخر تم فرنگس بات پر کرتے ہو۔ پھر مال کا طاقے

صدر انجمن احمدیہ کی حیثیت

ایک معمولی تاجر کی بھی نہیں لائی پور کے صرف ایک نامور برسات لاکھ روپیہ لاکھ نہیں لکھتا ہے اور قسب کی کو سادات لاکھ روپیہ کتنی شکستہ ہے۔ دیتے ہو علم کو تو تمہارے ایک مقابلہ میں اور میں میں ہزار عالم نہیں گئے۔ پھر کچھ چیز ہے جس کی بنا پر تم کا سیاب ہو جائے تم ان سے روپیہ میں نہیں گئے اور نہ ان سے زیادہ روپیہ لکھتے ہو تم ان کا علم جیسی نہیں سکتے اور ذہنی اختلاف کم سکتے ہو تم جتنے کے مقابلے ان کو باختہ نہیں کر سکتے صرف ایک ہی چیز ہے جس کی وجہ سے تم کا سیاب ہو سکتے ہو اور وہ جنون ہے۔ حضرت موصی علیہ السلام فرم فرماتے ہیں یہ جنون یا پا پا تھا اور وہ حیرت تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں میں بھی حضرت نفاق جس کی بنا پر وہ دنیا پر غالب گئے اب

جنہیں بھی جنون ہی کا سیاب کر سکتا ہے

لیکن تم نے اسے اپنے ہاتھوں کھو دیا ہے جنون کا قیامی حال یہ ہے کہ وہ کسی کی عبادت نہیں کرتا تمہارے دل ایک استغاثہ تھی اس کا مہر چکا یا کرتا تھا۔ وہ جہاں پانی پر بیٹھتا ہوتا تھا کہ نہ تو وہ آب و ہوا سے لگا ہوا ہے بلکہ وہ جگہ وہ جگہ کے قیام آ رہے ہیں وہ پھر زلزلہ و جزیرہ کی نہیں آتی صرف میرا سر چکا رہا ہے یہ علامت ہے جنون کا۔ ایسا آدمی دوسرے کے عبادت نہیں کرتا اور نہ ہی وہ اپنے سنا دیکھتا ہے اور سوچنے سے سوچنے کو گناہ اس کا کہنے پر مجبور ہوتا ہے جس کا نام بھی کوئی بات ہو کہ وہ اپنی سزا دے گا حضرت نصیبہ علیہ السلام نے کہا ہے کہ تم نے کوئی

حولہ کی ہر پکی پکی ہو گئی۔ وہ مشاہدہ پورا کر رہے والی تھا۔ اس نے اپنے پاکی سر سے تنگ آکر اپنا دماغ چھوڑ دیا اور لاکھوں جہانیا بچو جہاں اسراں گزریا ایک دن وہ مولوہ گھر آیا تو دیکھا کہ اس کی وہ پاکی ہر پکی اندر بیٹھی رہا ہے۔

دہ بڑا احمد ان جو

یا جن سادات دن کے بعد اس کی باتوں سے تنگ آکر مروانے اسے مطلق سعوی اور لہو سے بھاگ کر کھنڈر چلا گیا وہاں تین چار سال تک رہا۔ ایک دن وہ بھڑا تو دیکھا کہ پھر اس کی پاکی ہر پکی اندر بیٹھی رہا ہے۔ وہی ہے۔ مولیٰ نے کہا تم یہاں کیسے آئی ہو میں تو نہیں مطلق دے آتا تھا وہ کہنے لگی جب تک ہم دونوں کی منظر وہی نہ مطلقا کیسے ہو سکتا ہے جس نے منظر وہی وہی نہیں مطلق کیسے ہو سکتا ہے آؤ وہ تنگ آکر نہ سناں سے ہی اسے چلا گیا۔ اسی طرح سب سوس دیکھتے تھے کہ تمہارا قتلے کی بات سننے ہی غالی تو وہ یا گل ہو گیا ہے اور آخر دنیا اس کی بات سننے پر مجبور ہوا ہے۔ مہر فرم

یہی ایک طریق ہے

ہے اعلان کر کے کہ کا سیاب ہو سکتے ہو جس تک نہ ہو مطلقا والا فریق اختیار نہیں کرتے اپنے مقصد میں ہرگز کا سیاب نہیں ہو سکتے تم پر تو سمجھتے ہو کہ اگر تم نے جہنم دے لیا تو ان میں گناہ ہے کہ تم میں سے نصف کے قریب نامہ مند ہیں پھر تمہیں ایسے ہیں جس کا سیاب جہنم وہ انہیں کہتے اور کئی کے جہانے جہنم وہ انہیں کہتے کسی جہنم دیتے والے کئے بھی نامہ مند ہیں۔ دیکھتے تمہارے پوچھا کہ جہنم کیوں نہیں دیتے تمہارے کوئی شخص یا پھر جہنم کے لئے تو مشورہ چکا ہے سو گنہ گنہ گناہ ہے کہ اگر کوئی یا جن ہزار روپیہ بھی نہیں دیتا تو تمہیں اس کی کچھ پروا نہیں۔ تم کہہ دیتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے اس کا خود دہہ دیا ہے۔ لیکن اپنے روپیہ کے بارہ ہی تم خود دہہ دہہ دہہ دہہ دہہ دہہ

تو جو انوں میں ہمت ہوتی ہے

اس نے ان کا زیادہ فرق ہے کہ وہ خود بھی جہنم میں اور دوسروں کو بھی جہنم دیتے پر مجبور کر کے ان کو تہذیبی نامہ مند سے تو کم از کم تم پر تو کہہ سکتے ہو آپ میرے باپ ہیں اور میں آپ کا عزت کرتا ہوں لیکن یہ کتنا ذلیل کام ہے جو آپ کرتے ہیں میں صرف خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت آپ کی عزت کرتا ہوں اور میں ہر جگہ تم کو گناہ ہے جہاں وہ ایک نہیں گناہ کی عزت کی جائے۔ تمہارے اندر اگر عزت ہو اور نہ عقل سے کام تو تم پر کام کر کے ہو صرف طریقہ کی ضرورت ہے۔ وہ جنوں ہی تمہیں کا سیاب

کر کے گاموں لوگوں میں جنوں سوا گاہ و درمل کو مجبور کر دیں گے کہ ان کی بات سنیں ان کی بات مانیں اور اس پر غور کریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

مومن کو چاہیے

کا کردہ برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ اگر ہاتھ سے روکے کہ کا طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اور اگر اتنی بھی عزت نہیں کہ اس کی برائی تو زبان کے ذریعہ روکے تو کم از کم دل میں پڑا نہانے لیکن تم میں سے کتنے ہیں جو برائی دیکھ کر اسے دل میں ہی مٹا دیتے۔ ہر پکی کیا ایمان ہے جس کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ انکھان میں پرہ کا سوال اٹھا تو میں نے اپنے مبلغ کو کھلا بھیجا کہ اس ملک کے عادات ایسے ہیں کہ خود میں پرہ کر ہی نہیں سکتیں مگر تم ہر فرسٹل سے یہ کہو کہ یہ وہ اسلامی حکم ہے اور یہ وہ نہ کرنے کو دل میں برا سناؤ اور یہ ایمان رکھو کہ جہنم میں بھی پرہ کا موقوف کیا تم پرہ کے حکم کو بجا لاؤ گی لیکن اگر

ان کے اندر یہ احساس پیدا ہو گیا

کہ پرہ اچھا نہیں تو وہ اس حکم کی اعانت نہیں کرے گا اسی طرح دوسری شادی ہے تم ان کے اندر یہ احساس پیدا کر دو کہ دوسری شادی جائز ہے تاکہ وہ ان احکام کو تسلیم کرے یہ احکام مانیں اور ان کے اندر یہ احساس پیدا ہو کہ جو چیزیں غیر طہی اور ناقابل قبول ہیں یعنی جب تک تم اپنے کاموں میں جنون کا سارنگ میدان کر لو گے تمہارے کام میں بکت نہیں پڑ سکتی اور بہت ہی باتیں ہیں جن کے متعلق مجھے کچھ کہنا تھا۔ لیکن جو تیرے لئے ہی جانا ہے اس لئے اپنی باتوں پر استغنا کر کہوں میں تمہارا پرہ پڑھتا ہوں اسی لئے بنا جو ان تمام چیزوں کو میری ان باتوں کا حق پانچ سو ماہے یا نہیں۔ اگر تم نے دیکھا کہ تم پر ان باتوں کا اثر نہیں تو میں اس اقدام کو ختم کر دوں گا کہ سیکڑوں آدمی تمہارے اس نونہر کے وجہ سے حیرت میں داخل ہونے سے روک گئے ہیں۔ لیکن جنوں انوں میں وہی آوارہ گردان ہوتی باقی ہیں وہی گائے ہیں وہی

اسلامی احکام سے متخیر

پایا جاتا ہے۔ ابھی جب میں روہ آیا ہوں تو یہ سبیل صاحب احمدیہ نے مجھے ایک سبیل بھی لکھی لیکن دیکھو انسان کی ہر بات گناہ ہے تو اس کی اطلاق حالت کیا ہو جاتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں جب میں پورا لگ گیا تو فرسٹل شہر ہمارے ہے اگر لڑکے

منظور ہمارے لئے تو کوئی بات نہیں لیکن آگے کیا ہوتا ہے یہ تو وہی بات ہے جو

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ ملاں مولوی صاحب نے نکاح پر نکاح پڑھا ہوا ہے میں نے کہا وہ مولوی صاحب میرے اچھے واقف ہیں مجھے تو تمہاری بات پر یقین نہیں آتا تو مولوی صاحب سے خود پوچھ لیں۔ دو چار دن کے بعد مولوی صاحب میرے پاس آئے۔ میں نے کہا مولوی صاحب مجھے تو یقین ہے کہ آپ نے ایسا نہیں کیا مگر جو کہ لوگ کہتے ہیں اس سے آپ بتائیں کہ یہ نکاح کے متعلق کیا بات ہے وہ کہتے تھے آپ پہلے مجھ سے پوچھ لیتے۔ مگر وہ نے جڑی جڑا اور پیر سے ہتھ لے رکھتا ہے کہ میں کی کرنا یا پر نہیں صاحب کہتے ہیں میں نے دہلیں جو روڈ کو لایا اور ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے وہ کہنے لگے ایسا تو نہ ہوتا ہے میں گناہوں کی گروہ لایا اتنے مکان ہوتے تو اس پر کو روڈ کو دیکھتے جھٹلا ان میں ایک جیسا میرا بھی ہے ہو سکتا ہے کہ پر سبیل اسے سزا دیتا اور وہ میرے کان بھرتا میں اسٹروں میں ہر سکا تھا کہ میں غلطی کرتا اور نہ سے نکال دیتا لیکن جو کیا جاتا اگر وہ لگ پوری طرح ایمان دار ہوتے تو کہتے ہو جئے ہو کچھ ہوتا ہے۔ لیکن

ہم نے قانون پر عمل کرنا ہے

لیکن ایڈوں نے ایسا نہیں کیا یہ تو جڑی جیتنے روپے والی بات ہے پر سبیل صاحب کو خیال تک نہ آیا کہ وہ کیا کچھ رہا ہے اور جنوں میں کی جیسے ایسا ہی سے کرنا ہونے والوں کے خلاف کوئی انکھانی کارروائی نہ کہ اس نفع کا ہر حال کوئی صلاح کیا ہے گا۔ میں نے ختم کر لیا ہے کہ ایسے لوگوں کو سکول سے نکال دوں تمہارے اندر اگر ایمان ہوتا تو خدا اور رسول کے مقابلہ میں خواہ مسلمی دنیا لاراضی ہوتی جنہیں اس کی پروا نہیں کرنی چاہیے تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم اگر مجھ سے اپنے حق میں نیکو کرنا چاہتے ہو تو

میں ہر حال انسان ہوں

اور غلطی کر سکتا ہوں لیکن اگر تم دوسرے کا حق چھین لیتے ہو تو اس کے بدلے میں تم جہنم میں جاؤ گے بھلا یہ بھی کوئی طریقہ ہے کہ جو کوئی میں روپیہ ہمارا ہی ذکر کیا یا نہ لے لے گا اس لئے ہر لوگوں کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ صاحب احمدیہ

۱۹۲۷ء کے اگست ۳۰ء

کرم کے مفائق و معارف ہوا اس زمانہ
یہاں تک کہ میں پیش کے بعد دعا بلیغ
برخواستہ ہوا۔

الحمد لله على ذلك

جماعت احمدیہ کو نئی کالابن کا تبلیغی جلسہ

اندر شہید محمد حیدر اللہ صاحب مبلغ مسلمان احمدیت

تبریز تقریباً نومبر ۱۹۰۷ء میں مولانا محمد امجد علی صاحب
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بڑھانوں
نے کی آپ کی تقریریں حضرت مسیح
موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیثت
پر ہوئی۔ جو صحیح تقریر حکم میں لعل
الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت
احمدیہ کالابن نے فرمائی آپ نے
امانت مسیح کو از روئے عقل و لافیل پیش
کیا۔ پانچویں تقریر فکارتے
روند اقت اسلام کے مندرجہ پر کی
فکارتے اسلام کی حدیثت کے لئے
زندہ ہوا۔ زندہ رسول۔ زندہ کتاب
کو پیش کیا۔ فکارتے حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اسلام
کی حدیثت کے لئے بطور نشان پیش
کرتے ہوئے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو وہ پتہ گم کیاں جو پتے والے موعود
کے لئے قبل از وقت ارشاد و زوال
تھیں۔ باوجود صحت پیش کیں اور قرآن

جماعت احمدیہ کالابن کا تبلیغی
جلسہ سارے ۱۳ خاکسار کے مدد
میں منعقد ہوا۔ آرزو کی جماعتوں
کے احباب کے علاوہ مبلغ غیر احمدی
روست بھی تشریف لائے۔ سوادرات
کے لئے یہ کا انتظام تھا۔ وہیں
اس جلسہ میں شاد ہوئیں
قوات قرآن کریم اور انظر کے بلند
پہلو لقب پر حکم مولانا بشیر احمد صاحب
پر دہتی نے کی آپ نے حدیثت مسیح
موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دلائل
کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت اندس
اپنے وقت سے ہی مسیح ہیں۔ اور کسی
تقریر حکم مولانا محمد امجد علی صاحب
سیکریٹری ان جماعت احمدیہ کالابن
نے کی آپ کی تقریر کا بھی عنوان
حدیثت مسیح موعود علیہ السلام تھا
آپ نے امدیث سے ثابت کیا کہ
حضرت اقدس کا دعویٰ سچا ہے۔

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

حیدرآباد۔ ۱۴ اگست۔ صاحب معلوم
اس سال ہی میلاد النبی کے سلسلہ میں
گناہ بند تعمیر ملت کے زیر اہتمام ایک
تحریری مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ کالج اور زوال
سکول کے طلباء کے لئے منعقد ہوا تھا
اس مقابلہ میں سندھ رستمان کے اطراف سے
طلباء شرکت کرتے ہیں۔
یہ جہز بنایت مسرت سے نواہا نے گل
کہ اس وقت تحریری مقابلہ کالج کالج (پ) میں
ایک احمدی طالب علم مراد جعفر علی صاحب
اول آئے ہیں۔ خود ام آرگٹ سٹڈی
کو مستعد بلکہ سیرت النبی معلم میں موزون
کو پہلا انعام مبلغ یکھ روپے ملا۔
مراد جعفر علی صاحب عثمانیہ میڈیکل
کالج حیدرآباد کے ایم۔ بی۔ بی۔ امین طالب
علم ہیں۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علیہ کامیابی و مدد
کے لئے اور سلسلہ کے لئے برکت ناموس
بند سے آہن۔

فکارتے محمد ابارا با بیع مبلغ
مقیم احمدیہ مولانا افضل گنج
حیدرآباد دکن

ولادت اور درتواست دعا

مردہ ۱۹ اگست ۱۹۰۷ء کو
کو سبب اولاد عطا فرمایا۔ اسباب حاجت
غریب نومولود کی درازائی عمر اور خدام
دین ہونے کے لئے دعا فرمائی۔
نیز لاکر کی کالج میں ایک ماہ سے
سستی میں آ کر رہے۔ مدینہ صانع
سالمہ کے کہ انات معلوم تھیں پڑا احباب
کرام فکارتے کالابن صحت کے لئے بھی دعا
فرمائی۔ فکارتے
قریب محمد سلیمان واقف زوال گنج
اور منگل ڈیم ضلع پرخیا پور

بڑا ملکہ بر محمد ہوا ہے۔ جو اس وقت
بے بس اور صاحب زائش ہے۔ علاج
پا ہو ہے۔ اسباب کرام و بزرگان سلسلہ
اور درویشان ظاہران از انوار کرم
ورد منیلا دعا فرمائی کہ مولانا محمد سلیمان
مسیح غریب مودت کالابن صحت عطا
کرے۔ آہن۔

فکارتے
منیر الدین نالی احمدی سوسی جماعت
پکال ڈوہ

درخواستہ دعا

۱۱ اگست ایک ماہ سے میرے والد محترم جناب مولانا سید نظام احمد صاحب مرض سرطان
میں بیمار ہوئے ہیں۔ زمانہ نشوونما کچھ بھی تھی۔ اگرچہ اب حالت خطر سے ہے ہر
بے نگر و منتجمری اور بیماری کے باعث کچھ روزہ گئے ہیں۔ نیز میری بیوی بھی
غریبہ مسرفہ بیگم سلیمہ شہیدہ بخار سے بیمار رہ گئی ہے۔ نیز میرا چھوٹا بھائی عزیز
شاہد احمد مولانا مولانا خورشید روزانہ سے پھر ڈس پھینکے کا تھیل ہے۔ نیز میری والدہ
صاحبہ بیگم عمر روزانہ سے پھینکے کے بیماری سے بیمار ہیں۔ ان کے لئے نیز انی خادمہ
کے لئے بھی دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہو کر وہی اور جسمانی امراض سے کمال و
عاجل شفا بخشنے۔ خادہ رفیقہ بیگم احمدی زوال مولانا فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ
سورگڑھ کالج۔

۱۲ حکم مولانا محمد امجد علی صاحب ناظر باگبری کا مالک لعل ہیں۔ گو پہلے کی نسبت انات ہے
لیکن کورری بہت بھلا صاحب حاجت اپنے اس نکلوں خادم احمیت جماعتی کے
لئے حضور صحت سے دعا فرمائی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے کالابن
و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آہن۔ ڈاڈی بیلی

۱۳ میرے بھائی کی ایک عہد الدین صاحب ناظر مستعمل لیاقت لورڈ ہالی سکول ذاتہ
پہلے میرا حاصل کر کے منظر بھروسہ اول اور سندھ کینڈاری بڑوں میں پورٹی پڑیش
پر کامیاب ہوئے ہیں اور میری بیوی بھی زاولہ شہر ملک امتہ الجمیہ صاحبہ اعلیٰ لیں
سی کے امتحان میں ۵۰۲ نمبر حاصل کر کے فرسٹ ڈویژن میں اور اپنے کالج میں
اول آئی ہیں۔ روم کے اکا دن فرمائی ہیں۔ درتواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان
کا سیلاب کو مزید کامیابوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آہن۔ ہشیرہ مودتہ اور نگرار
ہشیرہ زینت سلسلہ کاحمت کے لئے بھی اسباب دعا فرمائی۔

۱۴ فکارتے اسحق علیہ ملک بنت ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ بی۔ کاتاریان
۱۵ حکم جناب سید محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ باگبری ایک عہدہ دراز سے مرض
و مد میں مبتلا ہیں۔ اور فریبی علاج ان وقت عہدہ آباد آئے ہوئے ہیں۔ لہذا اسباب
جماعت سے گزراش سے کہ سبب صاحب موصوف کے لئے دعا ہے۔ دعا فرمائی
انہما لے انہی اس مرض سے نجات دے اور کمال صحت بخشنے۔ آہن۔

طالبہ دعا احقر نظام تار و شرف (نائب امیر جماعت احمدیہ
سکندر آباد دکن)
(۵) فکارتے مولانا عزیز الہ نادر کو پاک مرض
و سندھ کالابن

میں طریقی بریل کر کے کامیاب ہو گئے ہوں
جب تک تم یہاں ہی رہتے ہو گئے ہوں
تک تم بے ایمان کرتے رہو گئے ہوں
تک تم اپنی رشتہ کو شکوہ کر گئے اس
وقت تک تم خدا سے لگا رہا کر حاصل
نہیں کر سکتے اور جب تک تم

خدا تعالیٰ کی رضا

حاصل نہیں کرتے سلسلہ کا مفید وجود نہیں
ہو سکتے اور نہ ہی کو فائدہ نامہ کر سکتے ہوں
مگر یہاں دیش کے طرح بیخ حاصل نہیں رکھتے
میری ان باتوں کو سوچو اگر یہی اصل
ہیں تو خود کرنے کے بعد میرے پاس
کوئی ایسی مثال پیش کر کہ ملاں بنگر پر
نہاں حاجت ہے وہیں کے ڈیڑھ جیت
کئی۔ انہی کی حاجتوں کی نفاں قوم کے
نیش کو اس سے ڈر کر اختیار کر لیا۔ ملاں
جی کہ قوم نے لوگوں کو گناہا پڑائے زلف
کو چھوڑ دیا۔ اگر تم نے کوئی ایسی مثال
پیش کر دی تو میں مان لوں گا کہ تم نہیں بے
دین اختیار کر کے بھی جیت سکتے ہیں
تم بے سنا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کا قوم نے لوگوں سے ڈر کر ان کا نیش
اختیار فرمایا اور وہ جیت گئی حضرت
موسے علیہ السلام کی قوم نے بے دین
اختیار کر لی پھر بھی وہ جیت گئی۔ محمد زوال
اندر سے اکثر علیہ وسلم کے متبعین نے
اپنے ذاتی مفاد کے خاطر اپنے زلف کو
ترک کر دیا۔ اور وہ بھی جیت گئے۔ اگر

تم کوئی ایسی مثال پیش کر دو

تو میں تمہاری بات مان لوں گا اور اگر کوئی
کوئی مثال نہیں پائی جاتی تو پھر ندام
ان احمدیہ بھی تمہارا ریڈ ہے۔ یہی تمہارا
سینا ہے جب تم پر رنگ اختیار کر
جاؤ گے تو دنیا بے خاک تمہارا مسخر
اڑائے آسمان پر فرشتے نہ ہی نہیں
کریں گے اور جب آسمان پر فرشتے تمہاری
تعمیر کرنے جا رہے ہوں گے تو تم کامیاب
ہر باز گے کامیابی کا حرف ہی طرح ہے
کہ دنیا میرا رہے لیک تمہارا اڑائے
لیکن آسمان پر فرشتے تمہارے تو صرف
کرنے لگ جائیں۔ والفضل ۲۰ اگست ۱۹۰۷

تشریح ہشتی مقبرہ

کے لئے محترم مولانا سید لعل صاحب ناظر
دیکھ پانچویں نے مبلغ ۲۰ روپیہ کی رقم
ارسال فرمائی ہے ہر صحت کی درخواست کی
بے ضرورت ایک عہدہ سے جبار چلتے رہتے
ہیں۔ اور چونکہ حق کاموں کو انجام دہی میرا
علاقہ میں ہیں سبب نفاذ کو دیکھ کر نے میں صحت
جیت خود در میرا صحت ہے۔ اس کے موصوف
اور یہ زیادہ دعاؤں کے کہ ہی انہا نہیں پائی
علاقہ میں یاد فرمائی ہیں۔ دیکھو کہ ہشتی مقبرہ

پردہ - فطرت کے آئینے میں

(بقیہ صفحہ ۲)

کے زہرات نے زمین میں کون دیکھ رکھے تھے؟ اس نے مجھے جاہل گردان کر کہا "ابھی آپ کیا جانتے ہیں۔ سونے کو تو لوگ سات پردوں میں رکھتے ہیں۔" میں نے کہا "اور چور بھی تاک میں رہتے ہیں۔"

اس نے مجھے جاہل گردانا تھا۔ اس نے میری غیرت کو آزار دینا لگا اور میں نے اپنی معلومات کا رعب گانٹتے ہوئے کہا "بھئی! آپ کیا جانتے ہیں جو کچھ میں جانتا ہوں میں نے تو قدرت کا یہ راز بھی جاننا ہے کہ میری بیٹی چہرہ پردوں میں مستور ہوتی ہے۔ آپ لوگ سونے کی بات کر رہے تھے۔ میں نے لایا۔ میں رُوب گوڈا مینز (Rubeens) اور مینس (Mines) لکھتی اور میں 'جو سادھن کے ایک وسیع سلسلے کے نیچے زمین کی گہرائیوں میں ہیں۔ اور ان گہرائیوں میں زمین کی گرم گرم چھاتی سے چٹا پتھر سونا بنات ہے۔ ایک ذرات کی شکل میں یا اچھا ہے۔ کادن میں سے سنی دکھ کر مٹی کی جیوتی زمین کے ذریعے سے ابر لائی جاتی ہے۔ اور بڑی بڑی ریاضتیں زمین میں اسے صاف کر کے ہوتا دکھایا جاتا ہے۔" ان میں سے ایک نے تعجب سے پوچھا "تو کیا دن سے ہر شخص سنی دکھ کر لاسکتا ہے؟" میں نے کہا "نہیں۔ وہاں مسیح سبھی دن رات گشت کرتے رہتے ہیں" اس نے کہا "ہاں بھئی! یہی چیز ہوتی ہے۔" وہ یہی چیز ہوسکتی ہے۔

کاتاق تھا۔ !!

ہات کو میں واپس گھر پوچھا تو میرا ایک بے لگت دوست میرا سامان اور سفر تھا۔ علیحدگی کے بعد میں کھانا تیار کرانے لگا۔ یہ تو سخت سردی کا موسم تھا اس لیے میں نے اپنے دوست کے لیے بستہ لگا دیا۔ وہ رضائی میں گھس گیا اور رضائی کو ٹٹول کر آزاراہ لٹکتے دیکھا "رضائی تو ریشمی معلوم ہوتی ہے لیکن یہ تم نے مثل ایسے کر کے کیا؟" اس نے اس کی خوبصورتی کو ملاحظہ کر دیا۔ "میں نے کہا۔ یہی غلط تو اس رضائی کی خوبصورتی اور انار کی کاغذ سے ہے۔ جب بیلا ہوا دھولا۔ اور رضائی تو یہی کی ریشمی اور یہی کی تھی" وہ تھا تو شرمناک اور کج بخت سا آدمی، لیکن گتہ دس بھی تھا۔ میری اس دلیل کا اوزار کاتاق جو گئی اور کہنے لگا "میں بھی واپس گھر جا کر اپنی ساری رضائیوں پر غلط چڑھا دوں گا۔" کاکا کا کہہ اخبار پڑھنے لگا۔ کیک

اس نے ایک طنز پر تہنیت لگا اور کہنے لگا "دیکھو، تمہاری اپنی روایت یہی بات ہے" میں نے پوچھا کیا ہوا، اس نے اخبار کے ایک چھوٹے سے اشتہار پر انگلی رکھ کر اخبار میری طرف بڑھا دیا۔ وہ ایک اشتہار کے لئے "حالی مکان" کا اشتہار تھا۔ میں نے کہا مجھے تو اس میں کوئی بات قابلِ توجہ نظر نہیں آتی۔ وہ کہنے لگا "چھو تو ذرا۔" اشتہار میں بھی مولیت مسجد کی گئی ہے۔ کھانے بڑا پردہ مکان ہے جہاں یہ بھی برکانوں کی انعام میں سے کوئی قسم ہے؟"

میں جانتا تھا کہ وہ برسے کا شدید مخالف ہے اور کی بار مجھے سے اس سلسلہ پر بحث کر چکا تھا۔ لیکن آج میں کی سنتے ہتھیاروں سے لیس تھا اور میں انہیں اپنے ذہن میں ترتیب دیتے لگا۔

مجھے خاموش پرکرا میں نے ایک تاحہ نہ ساتھ لگا لگا اور پھر پوچھ کر "بتاؤ بھی دوست! یہ پردہ کیا بلا ہوتی ہے؟" میں نے کہا "یہ اداہم ہوتا ہے! یہ تلوڑ ہوتا ہے! یہ خروڑ ہوتا ہے! یہ گرد پوش ہوتا ہے! یہ دھن کا گھونٹ ہوتا ہے! یہ سونے کی کان ہوتی ہے! اور یہ ریشمی رضائی کا غلط ہوتا ہے جس کے ابھی ابھی تم تاقی ہو چکے ہو!"

میرے بیٹے نے اس کے دائرہ فہم سے باہر تھے لیکن سبزی اور دھن کی رضائی والی جگہ اسے مرحوب کر گیا لیکن جانا "یہی کٹ بھی کر دے گا کارا کس نے کہا تمہیں مطلب؟" میں نے کہا "مطلب تو بالکل واضح ہے لیکن تم سمجھ کر بھی انجان بن رہے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تم پردے کے نام تک سے بدگتے ہو اور اس لیے طنز کا تیر تم نے میری طرف پھینکا تھا۔ لیکن میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم فطرت کے مظاہر کو کی کر دے؟" کتاب فطرت کا ہر ورق ہر خط ہر سطر ہر لفظ تمہارے ضمیر سے اہمیت رکھتا ہے اور میں دستانہ بیست دتا ہے کہ میں ہرگز تم محفوظ رکھنا چاہتا ہوں اس پر کوئی خول کوئی حفاظ اور کوئی غلط چڑھاؤ۔"

اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے کہ جو چیز قیمتی زیادہ قیمتی ہوا میں کی اتنی ہی زیادہ حفاظت اور پردہ داری کر دو۔ جھلکا اور مضمحلہ مہم چیزیں ہیں۔ اور کسی چیز کو تم دہرا نہیں بنا سکتے جب تک تم اس کے لئے چھلکا کا احتمام نہیں کرتے۔"

اب بیلا دوست میری باتوں میں دھمکی

لے رہا تھا اور میرے ہتھار کا دل لگتے۔ میں نے کہا "تم ذہن سے تسلیم کرنا یاد رکھو لیکن تمہاری فطرت انفرادی ہے کہ ایسا ہونا چاہیے اور اس کے ساتھ ہی تم غیر شعوری طور پر یہی غیر ارادی طور پر ہی اسے عمل سے ایسی کا مٹا ہوا دن رات کرتے ہو"

اس نے پوچھا وہ کیسے؟ میں نے کہا "وہ اس طرح کہ مثلا آغا زیادہ گرمی میں بد مزاج ہو جاتا ہے۔ تم اسے یہاں بننے کے لئے کئی شے استعمال کرتے ہو۔ تم اس پر سنے گوند کی تر چھادتے ہو یا اسے پونے کے پانی میں دھک دیتے ہو۔ اھ

یہ ایسے کم سے دہرا بنا جاتے ہو پھر تم اس میں امر نہیں رکھتے جو کہ سب کو باری اور رنگ سے بچانے کیلئے اس پر دھن یا نیکل یا شش کا ہونا ضروری ہے اس پر سونے کیلئے یا گریس کی تھوڑی ضروری ہے۔ یہ ایسے کم اسے محفوظ رکھنا چاہئے ہوا۔ پھر تم جانتے ہو کہ کتنی کتابیں جلد ہوں۔ اور نہ صرف جلد ہوں بلکہ ان کتابوں میں مندوبوں کا ذکر شمار سے محفوظ رہیں۔ بچوں کی کتابوں میں تو تم اور بھی احتیاط سے کام لیتے ہو اور جلد کرانے کے بعد ان پر اضافہ جہرہ کے کاغذ چڑھا دیتے ہو۔ اور یہی تمہارا عملی مظاہر ہے اس بات کا کہ تم خول کے قائل ہو۔"

اب میرا دوست ثابت کے رنگ میں سر ہرا رہا تھا۔ میں نے کہا "پھر فطرت کا یہ مظاہرہ دیکھو کہ اس میں رنگ دہرا اور عالم هست اور میں جو چیز پیدا ہوتی ہے وہ قدرت کی طرف سے بڑی احتیاط کے ساتھ مخلوق کی ہوتی ہوتی ہے۔ سنگسنگہ مانا کیلا، تلوڑ، خروڑ، گھونٹ، جو سنے چاند کی دھڑو ہر شے ایک جھلکا رکھتی ہے جو اس کی حفاظت کر کے کی حفاظت کرتا ہے۔ اس میں ہی سبھی ہے کہ ہر پردہ یا اور قیمتی شے کو ڈھک کر رکھو اور نہ تمہیں اسے ٹھڈ کر دین کی کیڑے اور کاغذ چاٹ جائیں گے اور دوسرے شہزادوں اسے تم کر دیں گے۔ یا نقصان پہنچا میں گے۔"

پھر تمہارا ضمیر اس امر کا بھی قائل ہے کہ سبھی کوئی چیز زیادہ قیمتی ہو اتنی ہی زیادہ نگہداشت کی محتاج ہوتی ہے۔ تمہارے پاس سا بھلکے سے تو اسے معمولی سا مانا لگا دیتے ہو۔ تمہارے پاس سویر کا سب سے تو اسے گہرچ میں بند کر کے محفوظ نقل لگاتے ہو روئے اور زہرات کو محفوظ کرنے کے لئے اتنی نگہ داری رکھتے ہو۔ بلکہ وسیع پردے دار رکھتے ہو اور مکملوں پر وسیع پردے سے بھی معلق نہیں ہوتے بلکہ نوح کا تخت ہوا رکھتے ہو۔ لیکن انوس سے گوہن حفاظت میں تمہارے ہتھیر کی نگہ کر

ٹھکرا دیتے ہو! اب دیکھو! میں نے ابھی تمہاری بیٹی سے کھانا لاکر تمہارے سامنے رکھا تھا، اب ایک کیڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ اگر اسے ڈھک کر لایا جاتا تو تم سے خزاہ زبان سے کہہ دیتے لیکن دل ہی دل میں مجھے بے تیز مزاج اور ڈرنا جانے کی کچھ خطاب دیتے لیکن میں تمہیں کیا خطاب دوں کہ تم ہی سب سے قیمتی شے کے حق میں ان نظریات کے قائل نہیں ہو۔ یعنی اپنی غیرت، عصمت اور ناموس کی حفاظت میں کس کی چاہتے! میرے اس فقرے سے میرے دوست کو ہنسی سا لگا اور اس نے کہا "بھئی"

میں نے کہا یعنی یہ کہ وہ دیکھو سامنے ریڈیو صیٹ رکھا ہے۔ اس کا صرف کس سا نظر آ رہا ہے سے کیسٹ کہتے ہیں اور اصل ریڈیو ریسیور اس کے اندر ہے۔ اگر یہ کیسٹ یہی ہوتی تب بھی ریڈیو ریسیور اپنی ذات میں مکمل تھا اور کول ہے۔ اگر میں تمہارے سامنے کیسٹ کو اگ کر دوں اور سوچ آن کر کے چوں تو تم دیکھو گے کہ اس کے سینے میں اس کے ہونے میں اس کی آواز میں اور یہ سیشن کچھ کہنے میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اب تمہارا کہ یہ کیسٹ بے معارف چیز ہے؟

اس نے کہا "نہیں۔ اس سے صیٹ محفوظ رہتا ہے۔ میں نے کہا "بھئی تو میں تم سے کہہ رہا تھا۔ ایسی کا نام پردہ ہے، اس سے تم اس قدر دیکھو جو اور یہی فطرت کی آواز ہے جسے ایک کے سوا اتنی تمام امور میں تسلیم کرنے اور اس پر عمل کرتے ہو؟" اس نے کہا "شاید تم ان مشافہوں سے مجھے اسلامی پردے کی طرف لا رہے ہو" میں نے کہا "اسلامی پردے کی طرف یا فطرت کی طرف۔ اب ایک ہی ہے۔ اسلام کیا ہے؟ ام تو فطرت فطرت کی لغات سے جس میں ہر چیز فطرت کے حامل تمام الفاظ کے معانی درج ہیں۔ اور اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں ہے جو فطرت سمجھ سے متصادم ہو اور فطرت سمجھ کی پکار ہی ایک ایسی چیز ہے جو فطرت سمجھ کی ہر پردہ پر دستک دیتی ہے۔ اور یہ ایسی چیز کی حدلانے یا گتتے ہے کہ پردے کے غیر تا کہیں میں گئی شہانے جلدے اور گھونٹ لگانے کی رسم ہو پردے اور وہ زبان سے انفرادی کر دیں کہ اسے غیر شعوری عمل سے اس کی نقدی کر دیں گے۔" اس نے کہا "اب مجھ کو ڈر ہے؟"

نہندا رہی ہے؟ میں نے کہا "نہندا رہی ہے یا پھر شاید تم نکلنے میں لیت کہ میری ان باتوں کا وہ عمل ایسے ضمیر کا زبان سے سننا چاہئے ہو۔ اچھا لٹ جاؤ لیکن ان الفاظ کو بار بار یاد کرتے رہنا قیمتی چیز، خول، غلط جھلکا، لغات۔ اور۔۔۔ فطرت کی پکار!"

ایک ضروری اعلان

کچھ عرصہ سے یہ امر نظارت ہذا کے نوٹس میں آ رہا ہے کہ بعض افسر اد جماعت جن میں مرکز میں رہنے والے بعض افسر اد بھی شامل ہیں جماعت کے بعض مخیر اصحاب کو ذاتی غلطیوں کی سبب سے سفارش ڈلو کر مالی امداد کی درخواستیں کرتے ہیں۔

اس بارہ میں نظارت ہذا صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مشورہ سے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھی ہے کہ تمام ایسے مخیر اصحاب جن کی خدمت میں بعض افسر اد جماعت مالی امداد کی درخواستیں کرتے ہیں۔ انہیں ذاتی طور پر چونکہ ایسے افراد کے حالات کا صحیح علم نہیں ہوتا۔ اس لئے جب وہ ان کی امداد کرتے ہیں۔ تو بسا اوقات وہ کسی غیر مستحق کی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔ ویسے بھی بعض افراد کا مخیر اصحاب کو ذاتی حالات لکھ کر امدادی رقم حاصل کرنا مستحسن فعل نہیں ہے۔ اور جماعت کے مالی نظام پر اثر انداز ہونے والا امر ہے۔

اس لئے جمہد اصحاب کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ جب بھی ان کے پاس ایسی درخواستیں آئیں تو امداد کرنے سے قبل اگر وہ مرکز کے ذمہ دار اصحاب اور صیغہ جماعت سے اس بارہ میں رپورٹ لینے کے بعد کوئی قدم اٹھائیں تو یہ امر مرکز کے منشاء کے مطابق ہوگا اور ان کی امدادی رقم صحیح مصرت میں خرچ ہوں گی۔ اور صرف مستحق افراد ہی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

امید ہے کہ جماعت کے جملہ اصحاب اس بارہ میں مرکز سے پورا پورا تعاون فرمادیں گے۔

ناظر بیت المسال قادیان

۴۴۔ امور کے متعلق ہر سال رپورٹ کا ذکر آری بھرانے کا احترام کریں ممنون ہوگا۔
فناک اور
ناظر امور صحابہ قادیان

وصایا

ذہن کی وصایا منظور سے قبل اسلئے طالب کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ ذمہ داری سے متنبہ ہو کر ان کی ضروری تفسیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (رسید لکھی ہوئی متنبہ قاریان)

نمبر ۲۹۔ ۱۳۳۷ھ میں عمر بن احمد ولد غلام حسین صاحب قوم شیخ پیشہ نثر لکھنے پر توجہ فرماتے ہوئے ۲۶ سال تازگی ہیئت پر اپنی احمدی ساکن یادگیر ڈاکٹرانہ پلاٹ فرمیں لکھ کر مدو بہ میسور اسٹیٹ بقائمی ہوش دوحاس بلا جبرہ را کرہ آج تاریخ ۲۱ مارچ ۱۹۱۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد تقریباً ایک سو پچاس روپیہ ہے۔ اس تازگی ہیئت اپنی ماہوار آمد کا ۱۰ حصہ داخل عمر از صدر انجمن احمدیہ قادیان کرنا چاہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کرے تو اس کی اطلاق مجلس دار گزار کو دینا چاہوں گا اور اس پر اپنی ہی وصیت عادی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری قدر متروکہ اثاثت ہوا اس کے بھی ۱۰ حصہ کی مالک ہمدار انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
نقطہ المرقوم ۲۱ مارچ ۱۹۱۶ء
گواہ شد
بشر الدین احمد قادیان علی سومی محمد حسن احمدی مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر مذہم الاحمدیہ یادگیر

نمبر ۲۲۔ ۱۳۲۸ھ میں بشر الدین احمد ولد قادیان محمد عثمان صاحب مرحوم قوم سلم پیشہ ملازم خانگی عمر ۲۵ سال تاریخ ہیئت پر اپنی احمدی ساکن یادگیر ڈاکٹرانہ پلاٹ فرمیں لکھ کر مدو بہ میسور علاقہ میسور بقائمی ہوش دوحاس بلا جبرہ را کرہ آج تاریخ ۱۸ سبتمبر ۱۹۱۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں البتہ میں کارخانہ بریلی سازی یادگیر میں ملازم ہوں جس میں مجھ کو ماہوار ۱۲۵ روپیہ مشاہرہ ملتا ہے اس کے ۱۰ حصہ کو ماہوار ادا کرنا چاہوں گا اور میری برادر چندرہ حصہ آدھو گا۔ اضافہ آمد کی صورت میں ۱۰ حصہ کے تناسب سے حصہ میرا بھائی ادا کرے گا۔ البتہ میری وصیت ہے کہ وقت وفات جو میری جائداد اثاثت ہوا اس کے دو سو ۱۰ حصہ کی وصیت میں حق ہمدار انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور یہ اختیار دیتا ہوں کہ وہ میری جائداد سے ۱۰ حصہ کی مالک رقم وصول کر سکتے ہیں۔
گواہ شد حضرت اللہ علی محمد علی ناضل یوٹی یادگیر۔ بشر الدین احمدی ابنہ۔ طالب سلم یوٹی یادگیر۔ سارو زبیری نیکوٹی یادگیر۔ ۲۸۔ مالی تعمیر یادگیر

صدا صحابان اور سیکرٹریان امور عامہ جماعت سے بھارت توجہ فرمائیں

جماعت کے اکثر صاحب کو اس وقت اپنی ملازمت اور ملازمتوں کے مسئلے کو دیکھنے اور کرنے میں مشغول ہیں۔ نظارت ہذا کی طرف سے صد صحابان سیکرٹریان اور اعلیٰ مبلغ مقامات کو بہاد توجہ دلائی اور مثال قادیان انٹار ڈکوری کے کوآف طلب کرتے ہیں۔ آئے کے باوجود ہمیں تکمیل طور پر اندازہ ہی نہیں لگایا جاسکا کہ ہر ملک کس قدر اہمیت کا حامل ہیں اور ان کی طرح نیا نیا پاکستان سے حقیقت یہ ہے کہ ہر ملک تمام مستقل اصحاب اپنی ذمہ داریوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس لئے ہر ملک کے لئے اس بارہ نظارت ہذا کے ساتھ کلا متفقہ قانون نہ فرمائیں اس وقت تک ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے کوئی عملی قدم اٹھایا جانا ممکن نظر نہیں آتا۔

اس لئے صد صحابان۔ سیکرٹریان اور عامہ اور مبلغین کو اس سے اطمینان ہے کہ وہ اس بارہ میں اس سال سے کام نہیں اور اپنی جماعتوں اور تنظیمات کے تمام مالی شادی اثاثت و ذمہ داریوں میں اپنی باہمی مدد و ہمدستی کے خواہشمند دست ہوں۔ انجمن کی شادیاں مقامی جماعت اپنے مشیخہ داروں اور اپنے ملازمین کے لئے کر سکتی ہوں کے کوآف طلب کر کے مرکز میں بھیجیں۔ تا ان وقتوں کے انتظام کے لئے مرکزی طور پر مناسب قدم اٹھایا جاسکے۔
۱۔ اس لئے تمام منتخب شدہ سیکرٹریان اور اس طرح اکثر سیکرٹریان اور عامہ کو کھانہ سے بہ ماہ باقاعدگی کے ساتھ کارڈ لکھی کی رپورٹیں بھی وصول نہیں ہو رہی ہیں۔ جن کے وصول نہ ہونے کی وجہ سے مرکز کو کافی جماعت کے حالات و مشکلات کا علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمام منتخب شدہ سیکرٹریان اور اس بارہ اور اگر کوئی دست مقامی طور پر اس عہدہ کے لئے نامنا بلدیہ جانا گیا جو کہ صدر صاحبان باقاعدگی کے ساتھ نظارت ہذا سے متعلقہ ۴۴۔

خبریں

جگڑ ۲۰ اگست۔ آج جنتی ایٹان کیلڈوں میں بھارتی کھلاڑی نکلا نکلے نے۔ ۲۰ میٹرک دور تھمت کسرنے کا نذر مائل کر لیا۔ اس طرح اب تک جن بھارتی کھلاڑیوں نے کھیلنے حاصل کر چکے ہیں۔ آج سرنے کا دوسرا نمونہ بھارتی بھوان والا نے جیتا۔ ایٹوں نے باپانی بھوان سناراکر شکست دی۔ نیہر دیش اور نغم دیش کشیوں کے مقابلے بدلیں بدلیوں نے جیتے۔ اور پاکستان کی کھلاڑی دوسری نمبر یا بھارت اب تک سرنے کے تھے جنتی جیتے۔ بھارت کے امرت پال ۵۰ میٹرک دور کی پہلی بیٹھ جیت گئے ہیں اس دور کی دوسری بیٹھ بھارت کے بندرنگ نے جیتی۔ پاکستان کی کھلاڑی اور دوسری نمبر پایا۔ ۵۰ میٹرک دور میں بھارتی کھلاڑی زونک سترنگ تیسرے نمبر پر آئے۔ اور انہوں نے کافی کامیابی حاصل کی۔ آج پاکستان اور لنگال ہکی ٹیموں میں جیت ہوا۔ اور پاکستان ایک کے مقابلے میں لوگوں سے جیت گیا۔ نئی دہلی ۲۰ اگست۔ آج پٹیو راجی کے باہر سترنگ شری اگنی نے آج بھارتی کھلاڑیوں کو ہاروں میں ایک بیان پیش کیا۔ جس میں نئی دہلی کے کھٹیف ہڈوں میں مایہ سہیل ہڈوں کے نتیجے میں ۹۰ ایشیائی ۱۸۰ سو فیٹ ہاک ہو گئے ہیں ان کا کیا ہے کہ آسام میں جتنے زبردست سیلاب آئے ہیں ان کی نظیر نہیں ملتی بھارت اور آئرلینڈ میں سخت طغیانیوں آئی۔ مغربی بنگال اور پنجاب اور مدیہ پردیش۔ آندھرا اور مئی پوری اور وسط اور برہم پور تک سیلاب آئے ہیں ان صوبوں میں سیلابوں سے جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کا کوئی معوازی کر سکا۔ اور انے بار بار حمل نہیں کیا۔ تاہم تازہ ترین اطلاع کے مطابق آئرلینڈ کو کھو ڈر باقی سب صوبوں میں برسات شروع ہونے سے گریہ تک ۲۲ لاکھ ۲۲ ہزار ایکڑ اور مئی کی فصلوں کو نقصان پہنچا۔ ۵۲۷ دیہات پر چون کی آبادی ۲۲ لاکھ کے قریب تھی۔ اور تھما۔ پنجاب میں ۹۵ دیہات تھما پ

ہو گئے۔ اور اس علاقہ میں سیلاب کا ۵۰ ہزار اشخاص یا ۱۰۰۰۰۰۔ وزیر آبپاشی مانڈا ابراہیم نے تھما کو سٹیج۔ بیاس اور رادی میں جو سیلاب آئے ہیں ان سے انجینئرنگ کی کسی تعینات کو نقصان نہیں پہنچا۔ تاہم ۳۳ دیہات ۲۳۰۰۰۔ اور ۱۰۰۰۰۰ دیہات ان سے متاثر ہوا۔

بھارت ۲۰ اگست پنجاب میٹنگ نشہ بندی کا فیصلہ ہے جس کا دورہ اہلس کا نمونہ ہو گیا۔ متفقہ طور پر پنجاب سرکار سے ناگہ کاروہ ۲۰ اگست پر ناگہ بندی کا اعلان کرے۔ اور سیلاب راکشہ بندی تیسرے پلان کے خاکہ تک ناگہ کر دی جائے۔ بھارتی سترنگیوں نے ناگہ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سرکار نشہ بندی کی پالیسی کو پینڈے۔ اور جہاں تک نشہ بندی جاری کرنے کا متعلق ہے ریٹرنڈیم کا کوئی سوال ہی نہیں۔ آئینہ و دیگر میں لوگوں کی راستے لہجے کی تاکرنگ کے نشہ بندی کیب اور کسے ناگہ کا پتہ بھارتی سترنگیوں نے لوگوں سے اپیل کی۔ گوہ نشہ بندی کے متعلق تناؤں پر عمل کرنے میں حکومت سے تعاون کریں۔ اور بھارتی اگلی نہیں اس معاملہ لوگوں کو سمجھائیں اور نشہ بندی کی تریب میں لوگوں کی مددگار ثابت ہو سکتی ہیں لوگوں کو تریب سے سے ہی شراب نوشی کا بدعت روکنا جاسکتا ہے۔

جنڈی ۲۰ اگست۔ سرکاری مقررہ تھے تھمت کے مطابق پنجاب میں گندم کی پیداوار جو کہ ۱۹۷۱ء میں ۱۶ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن تھی اس سال ۲۰ اگست کو ۲۰ لاکھ ٹن ہو چکی ہے اس طرح جتنے کی پیداوار ۹ لاکھ ۲۰ ہزار ٹن سے زیادہ ہے ۲۰ اگست۔ سترنگیوں نے سیکرٹری آسام سرود دیہتوں کے بتایا کہ آج بھارتیہ رو با بھارت سے ۵۰ ہجرت کو سونار گھاٹ کے ماسٹر سترنگی پاکستان میں داخل ہوں گے۔ اور وہ ناگہ سترنگی کو ڈرگام۔ ہزارم۔ ال سترنگ۔ باگونی۔ رنگ پور۔ گل پور۔ دیشاج پور اور دیہاتوں میں ٹھہریں گے۔ ان کے ساتھ بھارتی دیگر

تقریر عہدیداران جماعتہ احمدیہ ہندوستان

یہ تقریر مورخہ ۶۵-۲-۲۰۰۰ تک کے لئے منظور کیا جاتا ہے۔
اہلسی
 سیکرٹری امور زمانہ۔ کرم دی۔ کے امی الدین صاحب

(۶) گنا گور۔ کیرالہ

سیکرٹری بائید او۔ کرم کے بی محمود صاحب۔ اپنے نام نعل سے کے دن غور
 اور نامہ۔ کرم ایم محمود صاحب۔ یہ نام سہ کتابت سے رو گیا تھا۔
 شائع ہوا ہے۔

مغربی افریقہ میں ملازمت کا شاندار موقع

زنی ٹاؤن۔ سیرایون مغربی افریقہ میں ایک احمدی ایم۔ اسے پاس خواہ سیکنڈ کلاس ہو بطور استاد مطلوب سے۔ پانچ چھ سو روپیہ ماہوار تنخواہ ہوگی۔ خواہشمند اصحاب اپنا رج احمدیہ مسلم سٹیشن زنی ٹاؤن سیرایون مغربی افریقہ کے خطا کتابت زیادیں۔
 (ناظر امور مارف دیان)

کوسوں کے آب بردھلاں اور سترنگی لال بسا درٹ سترنگی پر مشتمل ہے۔ جو کہ ہر ذیلی کونسل کے چیرمین ہیں کئی نے آج اہلسی پر پارکڈ تک فزیزینوں کے بعد ہمبری میں بنانے کا فیصلہ کیا جو اس بات کا مفاد میں کرے گا کہ سترنگی اور ان میں ڈانڈ کے مقدمہ سے رہائی کی پابندی اس طرح دور کی جاسکتی ہے۔ کئی نے کھٹائی اور دوسری ایشیوں کو مختلف صوبوں میں دینے کے محفوظات کا بار بار پتے ہونے اور ان کو تازہ لا عاہہ کیلک اور زنی اور سترنگی پر بھارتی اہلسی کی کتابت ذرا پیٹلے طرح پر شروع ہونا چاہیے۔

بھوان دن کو ہوا لگے۔ جس میں سترنگی آٹھ دیوی۔ آریہ ناگہ میں شان ہیں۔ آپ ۲۰ سترنگیوں کی پاکستان ہلاک کر کے مغربی بنگال میں داخل ہو جائیں گے قری بردا آبیہ کی کے یہ ڈرگام کے مشن سٹیشن میں پکٹن کے وہی بائی کنگز کے ساتھ بات چیت کر چکے ہیں۔

لندن ۲۰ اگست۔ برطانوی سائنس دانوں نے میزوں سے دودھ تیار کرنے کا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ اس سلسلہ میں سٹوے۔ آریہ پیرس نے ڈاکٹر فرینکلن کے حوالے سے کھما سے کونڈرینٹیشنر پر دودھ تیار کیا جاسکتا ہے۔ تاہم اور کوئی وغیرہ کے بیٹوں کے متعلق کامیاب تجربات کئے جا چکے ہیں۔

گوہائی ۲۰ اگست۔ منیگ کورپ کے ڈپٹی کمشنر نے ایک پریس نوٹ میں سے کہ آسام میں سیلابوں سے ملک ہونے والوں کو قصداً ۲۰ چوٹی ہے جہاں ۲۰ اگست۔ قومی حکومت کا نئی نوٹوں کی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر اگست سے ملک میں قومی ایٹن کا سٹن مٹایا جائے گا۔ جس میں جیسے کے جائیں گے۔ اور لوگوں سے ایک سلف نامہ پر اختلاف کرانے ہائیں گے جس میں درج ہونا کہ وہ کسی سٹم کا فرقہ دارانہ ایڈاٹ پات کے آدھار پر مجید بھارت کر چکے اور کسی سلف میں با بھارتی نہیں رہیں گے۔ کئی نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ جس طالب علم کو کسی پریس نوٹ میں ایڈیشن پر کوشش ذات پات عقیدہ کا بنا ہوا اور اس سے انکار نہیں کیا جائے گا۔ یہ کمیٹی زنی

تبر کے عذاب سے بچو!
 کارڈ آنے پر مفت
 محمد اللہ الادین سکندر آباد دکن

امتحان کتب سلسلہ کی تاریخ میں تبدیلی

اب امتحان مورخہ ۲۰ اگست پر روزانہ منعقد ہوگا
 فلکات مذاکرت سے کتاب نسخ اسلام اور مذہب مشورہ کا امتحان مورخہ ۲۰ اگست کو منعقد ہوگا۔ امتحان کی تاریخ میں یہ تبدیلی بعض جماعتوں کی درخواست پر عمل میں لائی گئی ہے۔ تاہم امتحان میں سترنگی ہونے والے دستوں کی تیاری کا بھروسہ ہر موقع لے سکتے۔ اصحاب کو کوشش فرمائی کہ زیادہ سے زیادہ قصداً ہی دست امتحان میں شریک ہوں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان